مسجد کے لیے وقف کیا ہوا پلاٹ بیچ کر دوسری جگہ مسجد بنا سکتے ہیں؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-8970

تاریخ اجراء: 4 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / یکم جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے مسجد کے لیے 5 مرلے کا پلاٹ وقف کر دیا۔ کچھ عرصے بعد اس کے بھائی نے بھی اُسی پلاٹ سے متصل مزید 5 مرلے کا پلاٹ مسجد کے لیے وقف کیا۔ اب مکمل رقبہ 10 مرلے ہے۔ مسجد بنانے کے لیے اِن دس مرلوں کی تقریباً چار فٹ تک بنیادیں بھی اٹھائی جا چکی ہیں۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اِس دس مرلہ پلاٹ کے بالکل سامنے ایک اور 10 مرلے کا کارنر والا پلاٹ ہے، جسے 2 گلیاں لگتی ہیں۔ اب دونوں واقف یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ 10 مرلہ سنگل گلی والے پلاٹ کو فروخت کر کے اُسی قیمت سے سامنے کارنر اور ڈبل گلی والے پلاٹ کو خرید کر وقف کریں اور اُس پر مسجد تعمیر کریں۔ کیا اِس کی شرعاً اجازت ہے؟

نوٹ: واقفین نے موقوفہ پلاٹ کو وقف کرتے ہوئے استبدال کی شرط نہیں لگائی تھی۔ مطلقاً وقف کیا تھا۔ جگہ بدلنے کا ذہن بعد میں بنا ہے۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں وقف ہو جانے کے بعد خود اِس واقف یا کسی بھی دوسرے فرد کا اُس جگہ کو کسی دوسری جگہ سے تبدیل کرنا، جائز نہیں، خواہ دوسری جگہ قیمت، حیثیت یا دیگر فوائد کے اعتبار سے اعلیٰ ہو۔ اگر اس کی اجازت ہوتی، تو آج لاکھوں مسجدیں تبدیل کر دی جائیں کہ ہر مسجد آئیڈیل جگہ پر بنی ہوئی نہیں ہے۔

مسجد کی جگہ کو بیچنے کے متعلق امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) سے سوال ہوا کہ کیا مسجد کی جائیداد کو بیچا جا سکتا ہے، تو آپ نے جواباً لکھا: ”یہ چاروں صورتیں حرام قطعی

ہیں۔۔۔پہلی صورت (مسجد کی جگہ بیچنے) کی حرمت تو ظاہر، ہر شخص جانتا ہے کہ: ”الوقف لا یملک لا یباع
ولا یورث “یعنی وقف ملکیت نہیں بن سکتا، نہ ہی بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہی وراثت بن سکتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ،
جلد16، صفحہ142، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اگرچہ وقفی جائیداد کی تبدیلی میں فائدہ ہی کیوں نہ ہو، پھر بھی وقف کو اُس کی متعین مد سے ہٹانا درست نہیں،
چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”جو چیز جس غرض کے لیے وقف کی گئی، دوسری غرض کی طرف اُسے پھیرنا، ناجائز ہے
، اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرطِ واقف مثلِ نصِ شارع صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واجب
الاتباع ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد16، صفحہ452، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

لہٰذا معلوم ہوا کہ موقوفہ زمین میں کسی طرح کی تبدیلی جائز نہیں، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لا یجوز تغییر
الوقف عن ھیئتہ فلا یجعل الدار بستانا ولا الخان حماما ولا الرباط دکانا، إلا إذا جعل الواقف إلی
الناظر ما یری فیہ مصلحۃ الوقف “ترجمہ: وقف کو اس کی ہیئت سے تبدیل کرنا، جائز نہیں، لہٰذا گھر کا باغ بنانا،
سرائے کا حمام بنانا اور رباط کا دکان بنانا، جائز نہیں، ہاں جب واقف نے نگہبان پر معاملہ چھوڑ دیا ہو کہ وہ ہر وہ کام
کر سکتا ہو، جس میں وقف کی مصلحت ہو، تو جائز ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد02، صفحہ490، مطبوعہ کوئٹہ)

”فتاوی عالمگیری“ کی اِس عبارت پر تعلیق قائم کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا: ”قلت
فاذا لم یجز تبدیل الھیأۃ فکیف بتغییر اصل المقصود “ترجمہ: میں یہ کہتا ہوں کہ جب ہیئتِ وقف کی تبدیلی
جائز نہیں، تو اصلِ مقصود میں تغیّر کیسے جائز ہو سکتا ہے!“ (فتاویٰ رضویہ، جلد09، صفحہ457، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں بہر حال اُسی جگہ پر مسجد بنائی جائے کہ شریعت کا یہی حکم ہے۔ ”فتح القدیر“ میں
ہے: ”أن الواجب إبقاء الوقف علی ما کان علیہ “ترجمہ: بے شک وقف کو اُسی حیثیت وحالت پر باقی رکھنا
واجب ہے، جس پر وہ وقف ہوئی تھی۔ (فتح القدیر، جلد06، کتاب الوقف، صفحہ212، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور یاد رکھیے کہ اگر واقِف وقف کرتے وقت بھی تبدیلی کی شرط رکھتا کہ جب چاہوں، اِس مسجد والی جگہ کو بیچ دوں
اور کسی دوسری جگہ مسجد بنالوں، تو پھر بھی اُسے بیچا یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا، چنانچہ احکامِ وقف پر امام ابو یوسف
رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے شاگرد، امام ہلال حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی معروف تصنیف ”کتاب احکام الوقف“
میں ہے: ”قلت: ارایت رجلا جعل دارہ مسجد اللہ علی ان لہ ان یبیعہ فیستبدل بہ؟ قال المسجد

جائز والشرط باطل ولا یکون لہ بیعہ" ترجمہ: میں نے عرض کی: آپ اُس شخص کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں کہ جو اِس شرط پر اپنے گھر کو مسجد کے لیے وقف کرے کہ اُسے اختیار حاصل ہے کہ جب چاہے بیچے اور جگہ کو تبدیل کرلے؟ آپ نے فرمایا: مسجد کا وقف ہو جانا درست ہے، البتہ شرط باطل ہے، لہٰذا واقِف کو اُسے بیچنے کا اختیار نہیں۔ (کتاب احکام الوقف، صفحہ 99، مطبوعہ حیدر آباد دکن)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ کے حاشیہ پر لکھا: "ان الشرط الباطل باطل مطلقا لا تقبل حین الانشاء ولا بعدہ" ترجمہ: بے شک "شرطِ باطل" از خود مطلقاً باطل ہوتی ہے۔ وہ شرط نہ ہی وقف کرتے وقت قابلِ قبول ہے اور نہ ہی وقف کرنے کے بعد۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد16، صفحہ139، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net